منگل | 30-جون 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
منگل 30 جون 1998ء 5 ربیع الاول 1419 ہجری 30 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 139

قرب الی اللہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑے ہوئے جاتا ہوں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا۔ باب فضل الذکر)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

مجلس موصیاں اور وقفِ عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں

○ "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے، قرآن کریم کے نور سے منور ہونے، قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے...... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اسی لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔"

(الفضل 10۔ اپریل 1969ء)

تحریک جدید کا چندہ حیثیت کے مطابق پیش کریں

○ ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرمایا۔

"نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت نہیں پیدا کرتے...... جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ لکھاتے ہیں خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں"۔

(مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید)

قربِ الی اللہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تم یہ مت خیال کرو کہ تم میں کمزوریاں ہیں اور تم بہت سے گناہوں سے بچ نہیں سکے۔ جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں سے گذرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دیکر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گذرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہاری راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ نمازوں میں روزوں میں ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرض لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مد نظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے (-)

تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مد نظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ (—)

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال' دنیا کے فوائد' دنیا کے منافع تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔

(خطبات محمود جلد 7۔ صفحہ 157-158)

ملتا ہے وہ اسی کو جو ہو خاک میں ملا!
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں
ہوتا ہے وہ اسی کا جو اس کا ہی ہو گیا
ہے اس کی گود میں جو گرا اس جناب میں
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرشتہ صفت

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی پاکیزہ سیرت کی جھلکیاں

معافی مانگنے آیا ہوں

○ مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری لکھتے ہیں۔

خاکسار مدرسہ احمدیہ قادیان میں مدرس تھا۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب ان دنوں ناظر دعوۃ (الی اللہ) کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ کہ آپ کی طرف سے مجھے سیرت النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جالندھر جانے کا تحریری حکم ملا۔ لیکن میں ان دنوں بعارضہ بخار بیمار رہا تھا۔ اور کمزوری کی وجہ سے سفر کے قابل نہ تھا۔ اس لئے میں نے معذرت لکھ بھیجی دوسرے روز مجھے حضرت مولوی صاحب کے دستخطوں سے ایک چٹھی ملی۔ جس میں ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ہدایت تھی۔ میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کا تصدیقی سرٹیفکیٹ بھیج دیا۔ غالباً تیسرے روز بعد جب کہ جلسہ کی تاریخ میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ حضرت مولوی صاحب خاکسار کے مکان پر تشریف لائے اور میرا حال دریافت کرنے کے بعد مجھے کچھ رقم دے کر فرمایا۔ یہ جالندھر جانے کا خرچ ہے۔ جو وہاں کی جماعت نے بھیجا ہے۔ مجھے کوئی موزوں آدمی نہیں مل سکا۔ اس لئے آپ تشریف لے جائیں۔ میں آپ کی صحت کے لئے دعا کروں گا۔ حضرت مولوی صاحب نے کچھ اس انداز سے جانے کا ارشاد فرمایا۔ کہ میں انکار نہ کر سکا۔ اور میں نے وعدہ کر لیا۔ کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ صبح کی گاڑی سے روانہ ہو جاؤں گا علی الصبح اسٹیشن پر پہنچ کر جب میں ٹکٹ لینے کے بعد گاڑی پر سوار ہونے لگا۔ تو دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا۔ تو حضرت مولوی صاحب مجھے ایک طرف لے گئے۔ اور فرمایا:۔ (گو یہ الفاظ کہتے ہوئے طبیعت رکتی ہے لیکن چونکہ حضرت مولوی صاحب کے بلند اخلاق کا ان سے ثبوت ملتا ہے۔ اس لئے مجبوراً یہ الفاظ لکھ رہا ہوں)

"میں ایک جاہل اور بے وقوف آدمی ہوں۔ دراصل اپنے کلرک کے کہنے پر میں نے آپ سے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ طلب کر لیا تھا ورنہ میری طبیعت ایسا نہیں چاہتی تھی۔ میں بہت شرمسار ہوں اور معافی مانگنے کے لئے آیا ہوں۔"

حضرت مولوی صاحب کے ان الفاظ سے مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ اور میں آپ کی تکلیف کے احساس سے بہت نادم ہوا۔ کہ کاش میں پہلے ہی روانگی پر آمادہ ہو جاتا۔ تا حضرت مولوی صاحب اس ذہنی اور جسمانی تکلیف سے دوچار نہ ہوتے۔ بہرحال میں مولوی صاحب کو اس امر کا یقین دلاتا رہا۔ کہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ طلب کرنے کی وجہ سے مجھے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور نہ اب ہے۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے میری بات کی طرف چنداں توجہ نہ دی اور اپنے سابقہ الفاظ بار بار دہرا کر معافی مانگتے رہے۔ اور ایک دفعہ پھر دعا کا وعدہ فرما کر واپس تشریف لے گئے۔

سیرت شیر علی صفحہ 129

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقصد پورا ہو چکا ہے

○ مولانا محمد شفیع اشرف صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب سے انگریزی پڑھانے کی درخواست کی۔ جسے آپ نے بخوشی منظور فرما لیا۔

آپ ان دنوں دارالانوار کے (Guest House) میں ترجمۃ القرآن کا کام کرتے تھے۔ میں بھی وہیں چلا جایا کرتا تھا۔ ایک روز باہر سے کوئی رسالہ آیا اس کے پتے والے کاغذ پر ایک ٹکٹ ایسا بھی تھا۔ جس پر ڈاک خانہ کی مہر نہیں لگی ہوئی تھی۔ میں نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ اس ٹکٹ پر مہر نہیں ہے۔ آپ اگرچہ اس کاغذ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک چکے تھے۔ لیکن میرے اشارہ کرنے پر آپ نے اس ٹکٹ کو چاک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "اس ٹکٹ سے جو مقصد تھا وہ تو پورا ہو چکا ہے۔"

سیرت شیر علی صفحہ 131

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایفائے عہد

○ مکرم غلام محمد صاحب ٹیلر ماسٹر سرگودھا بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کو جب کبھی کچھ رقم کی ضرورت ہوتی۔ تو بعض دفعہ مجھ سے ارشاد فرماتے۔ تو میں مطلوبہ رقم فوری طور پر مہیا کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا۔

لیکن ہر مرتبہ جس بات کو خاص طور پر میں نے نوٹ کیا۔ وہ یہ تھی۔ کہ جس وقت آپ اس رقم کی واپسی کا وعدہ فرماتے عین اسی وقت رقم واپس بجھوا دیتے۔ بلکہ عموماً اصل رقم سے کچھ زائد رقم بجھوا دیتے (لیتے خود تھے اور بجھواتے کسی دوسرے کے ذریعہ سے تھے۔ تاکہ زائد رقم لینے میں حجاب نہ ہو)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ آپ نے مجھ سے پچاس روپے لئے۔ اور واپسی کے دن پچپن بجھوائے۔ تو میں نے یہ کہہ کر لانے والے کو واپس بجھوا دیا۔ کہ میری رقم تو اس قدر نہ تھی۔

حضرت مولوی صاحب نے دوبارہ ان کو بجھوایا۔ اور فرمایا۔ کہ ان کو کہیں جو رقم میں نے بھیجی ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ آپ لے لیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کے اصرار پر میں نے اس شرط پر رقم لے لی۔ کہ جب حضرت مولوی صاحب یہاں سے گذریں گے تو میں حساب کر لوں گا۔

سیرت شیر علی صفحہ 132

تحریضِ عمل

نفسِ امّارہ و شیطان سے لڑنا ہے مجھے
دو جہاں جس سے ملیں کام وہ کرنا ہے مجھے

بس ابھی آتا ہوں میدانِ عمل میں ہمدم
جوہرِ علم سے کچھ اور سنورنا ہے مجھے

دیکھ لوں راہِ عمل عِلم کی عینک سے ذرا
آگے آگے ابھی اس راہ پہ چلنا ہے مجھے

زندہ ہو سکتی ہے گر قوم مرے مرنے سے
تو بہت شوق سے منظور یہ مرنا ہے مجھے

صورت شمع جلا قوم کی محفل میں مجھے
یا الٰہی میری جنّت یہی جلنا ہے مجھے

اب تو فرصت دے مجھے اپنی پرستش سے ذرا
اے میرے نفس کہ کچھ اور بھی کرنا ہے مجھے

کام کچھ کر کے دکھاتے تو ظفرؔ بات بھی تھی
کب تلک کہتے چلے جاؤ گے کرنا ہے مجھے

مولانا ظفر محمد ظفرؔ

عشقِ مسیح موعود

○ ماسٹر صوفی نذیر احمد صاحب رحمانی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ جمعرات کے دن میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو دیکھا۔ کہ آپ بیت اقصیٰ کے پرانے حصہ کے ایک ستون سے بازو کا سہارا لئے کافی دیر تک اشکبار رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی گہرے درد سے آنسو خود بخود بے اختیاری کے عالم میں گرتے جا رہے ہیں۔ دوسرے روز جمعہ کے دن حضرت مولوی صاحب نے خود ہی اپنے اس طرح رونے کی وجہ بیان فرمائی۔ کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود کو اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تھا مجھے اس زمانہ کی یاد نے تڑپا دیا اور ضبط نہ کر سکا اس لئے آبدیدہ ہو گیا۔

سیرت شیر علی صفحہ 133

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

قسط دوم آخر

مولانا عبدالمالک خان صاحب

محبتِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود

پھر ایک موقعہ پر فرمایا۔

"میرے اعضاء تو تھک جاتے ہیں مگر دل نہیں تھکتا۔"

نیز فرمایا۔

"رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزرے۔"

نیز فرمایا۔

"یہ بھی ایک جہاد ہے"

(ملفوظات)

عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں جس مکان میں آپ فروکش تھے ایک چٹائی پر بیٹھ کر نوٹ تحریر فرمائے۔ ایک روز نوٹ لکھ کر ذرا ستانے کے لئے اسی چٹائی پر لیٹ گئے وہ اس قدر چھوٹی تھی کہ آپ کے پاؤں اس پر نہ پھیل سکے آپ ویسے ہی لیٹے رہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور میاں الہ دین صاحب نے آپ کو جب اس حال میں دیکھا تو دل پر چوٹ لگی۔ میاں الہ دین صاحب نے عرض کیا۔ یہاں کوئی دری بچھا دی جائے۔ آپ نے فرمایا سونے کی غرض سے تو یہاں نہیں لیٹا تھا۔ کام میں حرج ہوتا ہے اور یہ آرام کا وقت نہیں۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے آپ نے اپنی اولاد کے لئے بھی یہی چاہا کہ وہ سب کے سب دین کے خادم ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحرالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدا نے آپ کی دعا کو سنا۔ آپ کے کسی فرزند نے بجز خدمت دین کے اور کچھ نہ کیا۔ اور خدا نے انہیں توفیق دی کہ وہ آپ کی طرح دین کے منادی بنے۔

آپ کو خدا نے آپ کی وفات کی بابت الہامات سے آگاہ کر دیا تھا کہ وقت رحلت قریب ہے۔ مگر آپ نے خدا کے کام کو جاری رکھا اور وفات سے تھوڑا عرصہ قبل اپنی کتاب پیغام صلح لکھی اور جیسے زندگی کی پرواہ نہ کی ویسے موت کی بھی پرواہ نہ کی۔ ہاں اگر کسی چیز کی پرواہ کی تو صرف اس چیز کی کہ آپ کے پیارے خدا نے جو کام آپ کے سپرد کیا ہے وہ پورا ہو۔

جان کی قربانی حضرت مسیح موعود نے خدا کی محبت میں اپنی جان تک دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ چنانچہ آپ نے 15۔ مارچ 1897ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا۔

(جو) میری نسبت یقین رکھتا ہے کہ گویا میں سازش قتل (لیکھرام) میں شریک ہوں "تو ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا! ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔"

اس اشتہار کے شائع ہونے پر ایک آریہ لالہ گنگا بشن نے قسم پر آمادگی ظاہر کی لیکن یہ شرط بڑھا دی کہ اس کے واسطے دس ہزار روپیہ جمع کرا دیا جائے، اگر وہ نہ مرا تو اس کا مستحق ہوگا۔

آپ نے اسے بھی منظور کر لیا لیکن یہ پابندی قائم کی کہ وہ آپ کے بالمواجہ قسم کھائے اور اخبارات میں یہ اعلان شائع کرائے کہ میرا مرنا اس بات پر گواہی ہوگا کہ درحقیقت لیکھرام خدا کے غضب سے اور پیشگوئی کے موافق ہلاک ہوا ہے اور نیز اس بات پر گواہی ہوگی کہ درحقیقت دین حق ہی سچا ہے۔ اس پر لالہ گنگا بشن نے ایک اور شرط کا اضافہ کر دیا اور وہ یہ کہ حسب قرارداد معاذ اللہ آپ کے جھوٹا نکلنے پر آپ کی لاش اس کے حوالے کی جائے۔ چاہے وہ جلائے یا دریا برد کرے یا اور کارروائی کرے۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا۔

"یہ شرط بھی مجھے منظور ہے اور میرے نزدیک بھی جھوٹے کی لاش ہر اک ذلت کے لائق ہے اور یہ شرط درحقیقت نہایت ضروری ہے جو لالہ گنگا بشن صاحب کو عین موقعہ پر یاد آ گئی۔ لیکن ہمارا بھی حق ہے کہ یہی شرط بالمقابل اپنے لئے بھی قائم کریں..... جب گنگا بشن صاحب حسب پیشگوئی مر جائیں تو ان کی لاش بھی ہمیں مل جائے تا بطور نشان فتح وہ لاش ہمارے قبضہ میں رہے اور ہم اس لاش کو ضائع نہیں کریں گے بلکہ بطور نشان فتح مناسب مصالحوں کے ساتھ محفوظ رکھ کر کسی عام منظر میں یا لاہور کے عجائب گھر میں رکھا دیں گے..... پنڈت لیکھرام کی یادگار کے لئے جو پچاس ہزار ساٹھ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے اس میں سے دس ہزار روپیہ بطور ضمانت لاش ضبط ہو کر سرکاری بینک میں جمع رہے اور کاغذات میں لکھوا دیا جائے کہ اگر ایک سال کے اندر گنگا بشن فوت ہو گیا اور اس کی لاش ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو بعوض اس کے بطور قیمت لاش یا تاوان عدم حوالگی لاش دس ہزار روپیہ ہمارے حوالہ کر دیا جائے گا..... اور اگر ہماری لاش پر گنگا بشن صاحب قادر نہ ہو سکیں تو وہ دس ہزار روپیہ جو ہماری طرف سے جمع ہوگا وہ گنگا بشن صاحب کے لئے بطور نشان سمجھا جائے گا۔"

(اشتہار 16۔ اپریل 1897ء)

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے محبوب خدا کی محبت میں اس کے پیارے دین کی عظمت کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

محبت کا چوتھا تقاضہ محبت کا چوتھا تقاضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی خوشنودی کی خاطر ہر قسم کی مشکلات و مصائب برداشت کرتا ہے۔ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود کی تھی۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں آپ نے ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ چنانچہ جس وقت آپ ماموریت کے مقام پر فائز ہوئے اس وقت آپ کو پورا پورا علم تھا کہ آپ کو اس میں انتہائی مشکلات میں سے گزرنا ہوگا۔ آپ خاندانی لحاظ سے معزز تھے اور اپنے علمی مقام کی وجہ سے احترام کے ساتھ دیکھے جاتے تھے مگر اس دعویٰ کے بعد آپ کا خاندان اور دوسرے لوگ سخت مخالف ہو گئے۔ چنانچہ آپ کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین و مرزا نظام الدین صاحبان آپ کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ انہوں نے آپ کو تنگ کرنے کے لئے اور آپ کے پاس آنے جانے والوں کو پریشان کرنے کے لئے بیت مبارک قادیان کے سامنے دیوار کھینچ دی۔ ان کو بہت سمجھایا گیا لیکن وہ نہ مانے۔

اس وقت ڈپٹی کمشنر گورداسپور قادیان کے قریب ہرچووال گاؤں میں دورہ پر آئے ہوئے تھے آپ نے ایک وفد ان کے پاس بھیجا لیکن وہ بہت ترش روئی سے پیش آیا، اور وفد کو نہایت غصہ سے کہہ دیا کہ کیا تم بہت سے آدمی جمع ہو کر مجھ پر رعب ڈالنا چاہتے ہو۔ میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح ایسی جماعت بنایا کرتے ہیں اور پھر کہا کہ چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے۔

اس دیوار سے جو تکلیف و پریشانی تھی اس کی بابت خود حضرت صاحب نے لکھا۔

"یہ دن بڑی تشویش کے تھے یہاں تک کہ ہم ضاقت علیھم الارض بما رحبت کا مصداق ہو گئے۔

(الحکم 24 جنوری ۱۹۰۰ء)

اس تشویشناک صورت حال کے پیش نظر آپ نے قادیان سے ہجرت کا ارادہ بھی کیا اور خدمت دین کے کام کے واسطے وطن قربان کرنے پر آمادہ تھے۔ آپ کی طرف سے اس معاملہ میں استغاثہ دائر کیا گیا اور خدا نے آپ کو مقدمہ میں کامیابی کی خبر دی۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور وہ دیوار گرائی گئی۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپ کا اس قدر احترام کرتے کہ حضرت صاحب کے ہاتھ دھلانا باعث فخر سمجھتے اس دعویٰ کو سن کر سخت مخالف ہو گئے اور سارے ہندوستان میں پھر کر آپ کے خلاف فتویٰ کفر تیار کیا اور سارے ملک میں مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔ آریہ سماجی، عیسائی، برہمو سماج اور دیگر منکرین کے عقائد کو باطل کرنا آپ کا مشن تھا اس لئے انہوں نے بھی جی توڑ کر مخالفت کی۔ اقدام قتل اور دوسرے جھوٹے مقدمات آپ کے خلاف دائر کر کے آپ کو پریشان کیا گیا۔ آپ کے ماننے والوں کو دکھ دیا غرض ایذا رسانی میں کوئی کسر لوگوں نے نہ اٹھا رکھی لیکن محبت الٰہی کی خاطر آپ ان سب تکالیف کو برداشت کرتے رہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ جس دن سپرنٹنڈنٹ پولیس حضرت مسیح موعود کے مکان کی تلاشی کے لئے اچانک آیا حضرت میر ناصر نواب صاحب کو سخت پریشانی ہوئی۔ اور غلبہ رقت کی وجہ سے بڑی مشکل سے عرض کیا کہ سپرنٹنڈنٹ گرفتاری کے لئے ہتھکڑی لے کر آیا ہے۔ آپ اپنی کتاب نور القرآن تصنیف فرما رہے تھے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا کرتے ہیں ہم سمجھیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔ پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا۔

"مگر ایسا نہیں ہوگا خدا تعالیٰ کی حکومت اپنے خاص مصالح رکھتی ہے وہ اپنے مامورین کے لئے اس قسم کی رسوائی پسند نہیں کرتا۔"

محبت الٰہی کا پانچواں تقاضہ محبت الٰہی کا پانچواں تقاضہ یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کے ارادے اور منشاء سے کٹ کر کسی اور چیز کو وقعت نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود کی یہ شان تھی کہ آپ خدا کے حکم کے مقابل کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اپریل 1889ء میں سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی درخواست پر علی گڑھ تشریف لے گئے اور ان ہی کے ہاں قیام فرمایا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب نے آپ سے وعظ کی درخواست کی۔ باوجود سخت کمزوری کے آپ نے وعظ کرنا قبول کر لیا۔ حضرت صاحب کے اس لیکچر کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا اور سب تیاری مکمل کر لی گئی۔ لیکچر کا وقت قریب آیا آپ کو خدا نے الہام کے ذریعہ تقریر سے روک دیا۔ آپ نے منشاء الٰہی کے ماتحت تقریر کا ارادہ ترک کر دیا۔ سید تفضل حسین صاحب اور دوسرے لوگوں نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ بہت بدنامی ہوگی۔ فرمایا خواہ کچھ ہو ہم تو اپنے پیارے خدا کے حکم کے مطابق کریں گے۔ دوسرے لوگوں نے بھی بہت زور لگایا لیکن آپ نے یہی جواب دیا کہ کیا میں خدا کے حکم کو چھوڑ دوں؟ اس کے حکم کے مقابل مجھے کسی ذلت کی پرواہ نہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ جس زمانہ میں اہل حدیث اور حنفی فرقوں میں شدید تنازعات برپا تھے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اہل حدیث کے مشہور عالم تھے ان سے گفتگو کے لئے لوگ آپ کو لے گئے۔ وہاں آپ نے مولوی صاحب کا دعویٰ سنا اور اس کو درست پایا اور فرمایا میں بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لوگوں نے شور مچا دیا۔ ہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئے' ہار گئے' جو شخص آپ کو لے گیا تھا کہنے لگا آپ نے ہمیں ذلیل کیا مگر آپ کو وقار بنے رہے اور لوگوں کے شور و شر کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چونکہ آپ نے بحث کو خالصتہً للہ ترک کیا تھا اس لئے رات کو اللہ تعالیٰ نے خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آپ کو الہاماً بتایا۔

"خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(حیات طیبہ ص 42)

محبت الٰہی کا چھٹا تقاضہ یہ ہے کہ محب پر محبوب کی جو عنایات ہوں وہ ان کو اس کے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود پر آپ کے والد کی وفات کے بعد جب الہامات تسلسل کے ساتھ نازل ہوئے تو آپ نے ان کی بابت فرمایا۔

"میرا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی ہوئی۔ صرف یہ احساس اپنے اندر پاتا ہوں کہ فطرۃً میرے دل کو خدا کی طرف سے وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے۔"

نیز فرماتے ہیں۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

محبت الٰہی کا نتیجہ محبت الٰہی کا ایک نتیجہ قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خدا کی محبت کے نتیجہ میں انسان کا خدا کی ہستی پر یقین بڑھتا جاتا ہے اور اس محبت الٰہی کی وجہ سے جو وہ اپنے محبوب خدا سے رکھتا ہے محب خدا کے سوا اپنے آپ کو کسی دوسری طاقت کا محتاج نہیں پاتا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"مولوی کرم دین والے مقدمہ میں یہ اطلاع ملی کہ ہندو مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہیں اور وہ آپ کو قید کرنے کی داغ بیل ڈال رہا ہے تو آپ اس وقت ناسازی طبع کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے یہ الفاظ سنتے ہی جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔"

میرے والد حضرت مولوی ذوالفقار علی خانصاحب نے بیان کیا کہ ایک مولوی الٰہی بخش صاحب الہ آباد سے آئے اور گورداسپور میں ملے۔ آپ کے دعویٰ کی بابت آپ سے معلومات حاصل کیں اور کہا کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ پھر بیعت کر لیں تو کہنے لگے میں بیعت کروں گا تو بہت سے لوگ بیعت کر لیں گے۔ ان کے اس بیان میں گویا احسان کا رنگ پایا جاتا تھا۔ حضرت صاحب نے فوراً فرمایا "مجھے کیا پرواہ ہے یہ خدا کا کام ہے وہ خود لوگوں کی گردنیں پکڑ پکڑ میرے پاؤں پر گرائے گا۔" والد صاحب فرماتے ہیں ان مولوی صاحب نے اس وقت تو بیعت نہ کی لیکن سفر کے دوران بیعت کا خط بھیج دیا جو حضرت صاحب نے مجھے قادیان پہنچ کر دکھایا۔

حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ سے اس درجہ محبت تھی کہ بہ باعث برکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ آپ خدا کی ان صفات کے مظہر ہو گئے۔

چنانچہ ربوبیت کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کے ذریعہ اللہ کے بندے پیدا کئے۔ پھر ان کی روحانی بقا اور نشوونما کے ذرائع مہیا کئے اور ایک باخدا جماعت کی بنیاد ڈالی۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے القیت علیک محبۃً منی ولتصنع علی عینی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اس وقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کر دیں تو وہ تیار ہیں جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اہل جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تو نے ان دلوں کو ایسے پر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص 228)

پھر صفت رحمانیت کے ماتحت ان باتوں کا انتظام کیا جو جماعت کی ترقی واستحکام کے لئے ضروری تھیں۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں نظام قدرت ثانیہ کی بنیاد ڈالی اور بتایا کہ اس کا سلسلہ دائمی ہے۔ اور مالی استحکام کے لئے وصیتوں کی بنیاد ڈالی۔

پھر صفت رحیمیت کے ماتحت جماعت کی حوصلہ افزائی فرمائی اور معیار اکرمکم عند اللہ اتقاکم رکھا اور عملاً بتایا کہ جو اللہ اور رسول کے دین سے زیادہ محبت رکھتا ہے اس کو سربلند کیا جائے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی بابت فرمایا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

اور اسی معیار کی بدولت آپ کی وفات کے بعد آپ اولیت کے مستحق قرار پائے اور جماعت کے پہلے خلیفہ بنے۔

مالکیت کے لحاظ سے آپ اپنے خدام سے بے حد عفو درگزر فرماتے بلکہ مخالفین کے لئے بھی دعا فرماتے اور ان کی امداد کرتے۔

★......★......★......★

ارشادات حضرت مصلح موعود

صحابہ رسولؐ کی بے لوث قربانیاں

فرمایا:۔

میں نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔ کہ بعض لوگوں کی ذہنیتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں ہر کام میں سودے کا خیال رہتا ہے اور وہ جب بھی کوئی قربانی کرتے ہیں۔ اس کے معاً بعد یہ دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں اس قربانی کا بدلہ کیا ملا۔ آج مجھے خیال آیا کہ جس قسم کی خواہشات ہمارے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور جو تکالیف قربانی کی وجہ سے ہمارے جسم محسوس کرتے ہیں۔ ویسی ہی تکالیف صحابہؓ کے جسم محسوس کیا کرتے تھے۔ مگر وہ کچھ ایسے صابر لوگ تھے۔ کہ باوجود اس کے کہ انہیں قربانیاں ایسی کرنی پڑیں۔ جن کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات سمائی ہوئی تھی۔ کہ ضروری نہیں کہ ان قربانیوں کا بدلہ ہمیں دنیا میں ہی ملے۔ بلکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم قربانیوں میں ہی اپنی عمر گزار دیں۔ اور اسی حالت میں فنا ہو جائیں۔ تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی مشیتوں میں سے ایک مشیت ہوگی۔ پس وہ قربانیوں کا بدلہ ان فضلوں پر قیاس نہیں کیا کرتے تھے۔ جو اس دنیا میں ان کے شامل حال تھے۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی امید پر قربانی کرتے تھے۔ جو اگلے جہان میں انہیں ملنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی رضاء کے لئے مکہ چھوڑ دیا۔ پھر ہم میں سے بعض لوگ وہ تھے۔ جن کو اپنی قربانیوں کا پھل چکھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ایمان کا بیج جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بویا تھا وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ثمرور درخت کی صورت اختیار نہ کر سکا۔ لیکن بعض ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے جو بیج ایمان کا بویا تھا۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے بڑھا۔ اس کا پھل پختہ ہوا۔ اور اب وہ اپنی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔ اس سے ان کی مراد اپنا نفس تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی لمبی زندگی دے دی۔ کہ اب میں ان قربانیوں کا پھل چکھ رہا ہوں۔ لیکن وہ فرماتے ہیں۔ ہمارے بعض بھائی ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے یہ پھل بالکل نہ چکھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک مصعب بن عمیرؓ بھی تھے۔ یہ ہجرت کے معاً بعد جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کی مظلومیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خبابؓ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ایسی حالت میں فوت ہوئے جبکہ ان کے کفن کے لئے پورا کپڑا بھی موجود نہیں تھا۔ صرف ایک چادر ملی۔ مگر وہ اتنی چھوٹی تھی۔ کہ اس سے ہم ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ پاؤں ڈھانکتے۔ تو سر ننگا ہو جاتا۔ آخر رسول کریم ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کہ مصعب بن عمیرؓ کے لئے کفن پورا نہیں۔ صرف ایک چادر ہے۔ مگر اس سے ان کا سر ڈھانکتے ہیں۔ تو پیر ننگے ہو جاتے ہیں۔ پیر ڈھانکتے ہیں۔ تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان کا سر ڈھانک دو۔ اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ آج کل اگر ایک غریب سے غریب شخص کا بھی اپنے بیوی بچوں میں انتقال ہو۔ اور اس کی حالت یہ ہو۔ کہ اس کے لئے پورا کفن مہیا نہ ہو سکے۔ تو شاید اس وقت کی یہ حالت دیکھ کر کہ ہمارے پاس اتنا سامان بھی نہیں کہ ہم اس کے پاؤں ڈھانک سکیں اور ہمیں گھاس پھونس ڈالنا پڑا ہے۔ اس کے بیوی' بچے چیخیں مار مار کر بے ہوش ہو جائیں۔ کہ ہماری غربت کہاں تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن رسول کریم ﷺ پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والے باوجود اس کے کہ مکہ کے روساء کے لڑکے تھے اور متمول خاندانوں میں سے تھے۔ ان کا اس حال میں خاتمہ ہوا۔ کہ انہیں اپنی قربانیوں کا کوئی بھی پھل کھانا نصیب نہ ہوا۔ وہ خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے تھے۔ کہ تمہیں جنتیں ملیں گی۔ ان میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں باغات ہوں گے۔ ان میں سائے ہوں گے۔ ان میں راحت و آرام کے تمام سامان ہوں گے۔ پڑھتے پڑھتے مر گئے۔ مگر انہوں نے اپنی قربانیوں کے پھلوں میں سے کوئی پھل بھی نہ چکھا۔ لیکن اس نظارہ کو دیکھ کر انہوں نے قربانی چھوڑی نہیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جب اسلام کی خاطر ہم نے گھر بار چھوڑا۔ اور دنیوی لحاظ سے ہم تباہ و برباد ہو گئے۔ تو ہمیں کیا ملا۔ وہ ایک دوسرے کے بعد اسلام کے لئے کٹتے اور اپنی جانوں کو قربان کرتے چلے گئے۔ انہوں نے اس بات کی پرواہ ہی نہیں کی۔ کہ اگر ہم قربانی کر رہے ہیں۔ تو ہمیں دنیا میں اس کا پھل کیوں نہیں ملا۔ درحقیقت رسول کریم ﷺ کی صحبت میں رہ کر قیامت کے وجود پر انہیں ایسا یقین پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اس یقین اور ایمان کے بعد انہیں ساری مصیبتیں بے حقیقت معلوم ہوتی تھیں۔ جب تک کسی کے دل میں قیامت پر ایسا یقین پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک قربانیاں کرنے اور مصائب کو برداشت کرنے کی ہمت اس میں پیدا نہیں ہوتی۔ چونکہ آخرت پر ان کو کامل یقین پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے قربانیاں کیں۔ اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ دنیا میں ان کی قربانیوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

(الفضل 30 مئی 1944ء)

کَل پھر

حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے خانہ کعبہ میں قرآن کریم کی چند آیات بلند آواز سے کفار کو سنائیں۔ تو انہوں نے اس قدر مارا کہ چہرے پر نشان پڑ گئے۔ جب دوسرے صحابہؓ نے ہمدردی کا اظہار کیا تو فرمایا۔

اگر کہو تو کل پھر اسی طرح ان لوگوں کو اونچی آواز میں قرآن سناؤں۔

(اسد الغابہ از محمد بن عبدالکریم الجزری جلد 3 صفحہ 256 تذکرہ عبداللہ بن مسعود۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

اکیسویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات میں آئندہ آنے والے زمانہ سے متعلق جن ذمہ داریوں کی طرف جماعت کے احباب کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ بہت ہی اہم ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ابھی سے اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیار کریں چند ایک اقتباسات حاضر خدمت ہیں

حضرت صاحب نے اکیسویں صدی کے شروع ہونے سے پہلے تیاری کے سلسلہ میں فرمایا۔

دعوتِ الی اللہ

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو وسائل عطا کئے ہیں ان میں وہ ساری زمینیں بھی جو ہم جہاں تک پہنچ نہیں سکتے تھے مثلاً عربوں کی زمین ہے اور وہ زمینیں جماعت احمدیہ کے قبضے میں آرہی ہیں اگر آپ اسی طرح ہر پہلو سے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوششیں کریں گے زمین پر پھیلیں گے آسمان سے بھی اتریں گے تو امید ہے انشاء اللہ وہ کام جو آپ کو مشکل دکھائی دے رہا ہے آئندہ چند سالوں میں اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے ممکن ہو جائے گا۔

میں اس پہلو پر غور کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کے نیچے میرا سارا وجود ٹوٹ گیا پھر مجھے ایک دم خیال آیا کہ اے اللہ کئی لوگوں کو تو خوابیں دکھاتا ہے اور وہ ان کی تعبیروں کے انتظار میں اپنی عمریں گنوا بیٹھتے ہیں تو مجھے ہر سال نئی خوابیں دکھاتا ہے اور ہر سال ان نئی خوابوں کی تعبیریں پوری کر دیتا ہے اس احسان کا بدلہ تو ہو ہی نہیں سکتا مگر اس احسان کے نتیجہ میں جو شکر کا حق آتا ہے وہ بھی انسان ادا نہیں کر سکتا شکر کے میدان میں بھی آگے بڑھیں۔ آسمان سے لازماً خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے جو آپ کی مدد کریں گے اور آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے کیونکہ وہ خدا کی زمینیں بننے والی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ 11 جولائی 1997ء
(الفضل انٹرنیشنل 29-اگست 97ء)

نومبائعین کی تربیت

فرمایا۔

صدی کے لحاظ سے مجھے بہت جلدی ہے اور میں اس معاملے میں سخت بے قرار ہوں کہ کسی طرح جماعت اٹھ کھڑی ہو' بیدار ہو جائے کیوں کہ ہماری صدی گزرنے میں بہت تھوڑا وقت باقی ہے اور ایسی نئی صدی میں ہم نے داخل ہونا ہے جب کہ ساری دنیا کی ذمہ داریاں ہم پر پہلے سے بہت زیادہ ڈالی جائیں گی اور یہ ذمہ داریاں کئی طرح سے پہلے سے زیادہ ہوں گی۔ اول یہ کہ ہر صدی کے موڑ پر خدا تعالیٰ نے ایک انقلاب برپا کر رکھا ہے۔ وہ انقلاب تو نظر آتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس انقلاب کے تقاضے ہیں جو ہم نے پورے کرنے ہیں اور جو خدا تعالیٰ نے (احمدیت) کی تائید میں ہوائیں چلائی ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھانا ہے 'اپنی صلاحیتوں کے بادبان کھولنے ہیں' ان کا رخ ایسا کرنا ہے کہ وہ ہوائیں ان میں بھر کر انہیں بڑی تیزی سے آگے بڑھائیں۔ اور اس صدی کے اختتام میں تین سال بمشکل باقی ہیں۔ اس لئے ایک تو یہ فکر کی بات ہے کہ ہم اس صدی کے اختتام تک کیا واقعی نئی آنے والی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے اہل ہو چکے ہونگے۔

ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے اور تیزی کے ساتھ انقلاب برپا ہو رہا ہے وہاں اس نقلاب کے اپنے جو تقاضے ہیں ان کو وہ کیسے پورا کر سکتے ہیں۔ دیکھو ایک آدمی اگر کسی ایک شخص کو (احمدی) بنالے تو اس کو اپنے ساتھ لگا کر اپنے پروں کے نیچے رکھ کر ان کی تربیت کرنا بھی ایک بڑا کام ہے اور بہت کم ہیں جو اس کام کو جیسا کہ حق ہے ادا کرتے ہیں۔ بیعت کروالی اور سمجھ لیا کہ مقصد حل ہو گیا حالانکہ بیعت کے ساتھ مقصد حاصل کرنے کا آغاز ہوتا ہے نہ کہ مقصد حاصل ہونا۔ بیعت تو اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کر دیا یعنی جماعت کی پناہ میں آگیا اور کہا اب مجھ پر جو عمل کرنا ہے کرو' جیسا مجھے بنانا چاہتے ہو بنالو۔ اور اگر آپ بیعت ہی کو انجام سمجھیں اور وہیں بات ختم کر دیں تو جیسا وہ تھا ویسا ہی رہے گا بلکہ جہاں وہ جائے گا وہاں بھی اپنے گرد و پیش کو اپنے جیسا بنانا شروع کر دے گا۔ پس بجائے اس کے کہ اس کا آنا آپ کے لئے بابرکت ہو اس کا آنا بعض دفعہ نحوستوں کا موجب بن جاتا ہے۔ کیونکہ بہت سی بد رسموں میں مبتلا آتا ہے' بہت سی اندرونی بیماریوں کا شکار آتا ہے۔ اگر آپ نے فوری طور پر اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو ہرگز بعید نہیں کہ وہ اپنی بیماریاں اس نئے ماحول میں منتقل نہ کرے جس ماحول نے اسے اپنایا ہے۔

تو یہ جو تقاضے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ان کو اگر میں گننا شروع کروں تو ایک دو چار خطبوں میں بھی ان کو پوری طرح آپ کے سامنے کھول کر بیان نہیں کر سکتا مگر باتیں ایسی ہیں جو بہت ہی پریشان کن ہیں اور طبیعت میں ہیجان پید کر دیتی ہیں۔ لگتا ہے تھوڑا وقت ہے اور کام بے انتہا پڑا ہوا ہے۔ آخر کیا کرے انسان کہ ساری جماعت کو اس کام میں دین کی مدد کے لئے آمادہ کر سکے۔

(الفضل 18- مئی 1998ء)

قیام نماز

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو سنواریں اور یہ ضرورت آج کل کے حالات کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہے کیونکہ ہمیں اگر دنیا کے فساد اور شر سے بچانے والی کوئی چیز ہے تو وہ نماز ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی صورت ہم کمزوروں کے بچنے کی نظر نہیں آتی۔ اس نماز کو سنواریں۔ جس میں ہماری زندگی بند ہے.....

پس دنیا کی کہانیوں میں تو طوطا ہے جس میں کسی کی جان بند تھی ہمارا طوطا ہماری نماز ہے۔ جب نماز مرگئی تو سب کچھ مرگیا۔ جب نماز زندہ رہی تو ہر مومن زندہ رہے گا کیونکہ نماز ہی سے زندگی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6- فروری 1998ء)

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

نماز کے تعلق میں جیسا کہ میں نے عرض کیا بہت سے احباب خط لکھ رہے ہیں بہت سے بچے بھی خط لکھ رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک ولولہ سا پیدا ہو گیا ہے۔ جماعت میں اور یہ دور جو ہے وہ آئندہ بہت ہی بابرکت ادوار کو جنم دے گا ان کو پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 2-جنوری 1998ء صفحہ 6)

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

پس اپنی نمازوں کو سنواریں جہاں تک ممکن ہے سنواریں۔ اس مضمون کو ہلکا نہ سمجھیں۔ اس میں بہت سی مشکل راہیں آئیں گی۔ مگر خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 2-جنوری 1998ء صفحہ 6)

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

یہ اللہ کی شان ہے۔ اللہ حکمتوں والا ہے وہ جانتا ہے کہ کس حد تک ہم تربیت کے اہل ہوتے ہیں اور آئندہ جماعت کے پھیلنے کا ہماری تربیت کی اہلیت سے تعلق ہے۔ اگر ہم زیادہ کو سنبھالنے کے اہل ہوئے تو ہمیشہ میری یہی دعا ہے کہ ہماری اہلیت سے زیادہ ہمیں دینا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دعا ضروری ہے کہ ہماری اہلیت بڑھا دے۔ تو اب سمجھ رہا ہوں کہ نماز کے خطبات کے نتیجے میں جو ایک عالمی انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ اہلیت بڑھانے کا سامان کیا ہے۔

اگر اسی طرح ہم اپنی نمازوں کی طرف متوجہ رہے اور تھکے نہ تو بلاشبہ تمام عالم کو ایک نئے دور میں داخل کرنے کی توفیق ہمیں عطا ہوگی اور تمام نئے آنے والوں کی صحیح تربیت کی توفیق عطا ہوگی۔

(الفضل 5- دسمبر 1997ء صفحہ 2)

فرمایا۔

نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9- فروری 1998ء)

پھر فرمایا۔

پس وہ سب ان کا جماعت سے تعلق ہے جو

باقی صفحہ 6 پر

عبدالحمید چوہدری

پاکستان کی ترقی کا راز سائنس کے ارتقاء اور نشوونما میں مضمر ہے

ڈاکٹر عبدالسلام کا پاکستانی دانشوروں سے خطاب

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی دعوت پر بھائی جان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب 15- دسمبر 1979ء کو پاکستان تشریف لائے تھے۔ انہوں نے پاکستان کے متعدد شہروں کا دورہ کیا تھا۔ حکومت پاکستان کی دعوت پر میں بھی اس دورہ پر ان کے ہمراہ تھا۔ 30 دسمبر 1979ء بروز اتوار بھائی جان کراچی سے حیدر آباد تشریف لے گئے۔ حیدر آباد میں سندھ یونیورسٹی' مہران انجینئرنگ یونیورسٹی اور سندھ زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلروں کے علاوہ کمشنر حیدر آباد' و دیگر اعلیٰ سول حکام نے ان کا استقبال کیا۔

حیدر آباد میں اپنی آمد کے تھوڑی دیر بعد بھائی جان نے سندھ سینٹ ہال اولڈ کیمپس میں سندھ کی تینوں یونیورسٹیوں کے ماہرین تعلیم' دانشوروں اور طلباء کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج پاکستان کو درپیش مسائل کو سائنٹیفک طریقوں سے حل کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں سب سے بڑا مسئلہ سیم و تھور کے علاوہ وسائل کی قلت ہے۔ تاہم ان مسائل کو ہم سائنٹیفک طریقوں سے حل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب ہمارے مقامی مسائل ہیں جنہیں حل کرنے کے لئے ہمیں بین الاقوامی سطح پر مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ مسلمان سائنسدان گیارہویں ہجری تک اپنے سائنسی انکشافات اور ریسرچ سے دنیا کی رہنمائی کرتے رہے۔ لیکن ان کے بعد آنے والوں نے اس کام میں دلچسپی نہ لی۔ اس عدم توجہی کی وجہ سے مسلمان اس میدان میں اپنا وقار کھو بیٹھے حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ ہم انہیں ہی انعامات سے نوازتے ہیں جو ان کے لئے جستجو کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم بنی نوع انسان کے لئے بہترین ہدایت پیش کرتا ہے اور اس کی تعلیم سائنسی ایجادات اور ریسرچ کے لئے راہنمائی کرتی ہے اس لئے ہمارے لئے ازحد ضروری ہے کہ ہم اپنی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ریسرچ اور سائنس کی ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے دوسری اقوام کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ پاکستان کی ترقی کا راز سائنس کے ارتقاء اور نشوونما میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں مساجد نے کاروان زندگی میں ہمیشہ ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور آئندہ بھی کرتی رہیں گی۔ اسی لئے ان کی رائے میں جہاں مساجد میں مدرسے قائم کئے جائیں وہاں ان کے ساتھ ٹیکنیکل علوم کی تدریس کے لئے بھی انتظام کرنا چاہئے اور اس کے علاوہ ہر مسجد سے ملحقہ ایک ہسپتال بھی بنانا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک عالم

نعیم طاہر سوئٹن

سعودی عرب

اسلام کے مقدس ترین مقامات کے حامل اس ملک کا سرکاری نام السعودیۃ العربیہ ہے۔ چونکہ سعودی عربیہ تین اطراف سے پانی میں گھرا ہوا ہے اس لئے اسے جزیرہ نما عرب یا ARABIAN Penensula کہتے ہیں۔

اس کا رقبہ: 873000 مربع کلومیٹر

اور دارالحکومت: ریاض ہے۔

اس کی آبادی: 9292000

اور کرنسی: ریال ہے۔

زبان: سرکاری زبان عربی ہے۔ جو اخبارات کی اور دفتری زبان ہے۔ اس کو الفصحی کہتے ہیں۔ عام طور پر اب علاقائی عربی بولی جاتی ہے فصیح عربی بولنے والے کے لئے اس مقامی زبان کو سمجھنا ذرا دقت طلب کام ہے کیونکہ وہ الفاظ کو مختصر کر کے بولتے ہیں۔

جھنڈا: جھنڈے کا رنگ گہرا سبز ہے اس میں ایک سفید تلوار بنی ہوئی ہے اور (تلوار سے اوپر) کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔

عالمی پرچموں میں یہ واحد جھنڈا ہے جو کبھی سرنگوں نہیں کیا جاتا۔

ہتھیار قدیم ہتھیار تلوار، برچھی، نیزہ، ڈھال، گرز، تیر کمان وغیرہ تھے۔ جب آنحضرتؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو اس وقت پہلی مرتبہ عربوں نے منجنیق کا استعمال شروع کیا۔ اس منجنیق کے استعمال کی رائے حضرت سلمان فارسی نے دی تھی۔

آج کل عربوں کے پاس دفاع کے لئے جدید ترین ٹینک، اینٹی ائیر کرافٹ گنز اور جدید ترین لڑاکا طیارے موجود ہیں۔

معدنیات سعودی عرب کی قومی دولت کا سب سے بڑا ذریعہ تیل ہے یعنی پٹرولیم کی صنعت۔ تیل کی پیداوار میں سعودی عرب دنیا بھر کا تیسرا بڑا ملک ہے۔ تیل کے علاوہ یہاں بڑی مقدار میں قدرتی گیس، سونا، چاندی، لوہا، تانبا، جپسم، نمک وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

مختصر حالات سعودی عرب کی مملکت کی بنیاد 18۔ ستمبر 1932ء کو شاہ عبدالعزیز ابن سعود نے رکھی اس خاندان کو آل سعود بھی کہا جاتا ہے۔ 1951ء میں پہلی بار پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دوستی کا معاہدہ ہوا۔

پیداوار سعودی عرب جزیرہ نما عرب کے 9/10 حصہ پر مشتمل ہے غذائی پیداوار میں کھجور، گندم، جوار، انگور وغیرہ شامل ہیں ملک میں بین الاقوامی آمدورفت کے لئے دو بڑے ائیرپورٹ ہیں ان میں سے ایک دھران میں ہے اور دوسرا جدہ میں ہے۔ سعودی عرب عرب لیگ کا باقاعدہ ممبر ہے اور اقوام متحدہ کا ممبر ہے۔ ملک میں اندازاً فی کس سالانہ آمدنی 11500 پونڈ ہے یہ بات یاد رہے کہ تیل اس ملک میں 1930ء میں دریافت ہوا تھا اس سے پہلے یہ ملک نہایت پسماندہ اور غریب تھا اس کے تیل کا سب سے بڑا خریدار امریکہ ہے اس کے علاوہ مغربی ممالک بھی یہ تیل خریدتے ہیں۔ مقدس مقامات میں مکہ اور مدینہ سرفہرست ہیں۔ طائف کا شہر اپنی سرسبزی کی وجہ سے مشہور ہے آثار قدیمہ میں حجر کا علاقہ اور نجران مشہور ہیں۔

آج سے 60 سال پہلے سعودی عرب کے لوگ غریب تھے۔ بھیڑیں پالتے اور اونٹ چراتے تھے مگر آج وہ تیل کی دولت سے مالا مال اور امیر ہیں۔

سطح ارض سعودی عرب امریکہ کی ریاست ٹیکساس سے تین گنا بڑا ہے اور جزیرہ نما ہے۔ یہ زمین مختلف امتزاج رکھتی ہے یہاں، ایک طرف تو بڑے بڑے عظیم الشان پہاڑ ہیں تو دوسری طرف وسیع و عریض میدان ہیں یہاں سرسبز قطعات ارض بھی ہیں جو اپنے میٹھے چشموں اور شیریں پھلوں میں شہرت رکھتے ہیں اور ہولناک اور خوفناک صحرا بھی پائے جاتے ہیں۔

یہاں 1200 میٹر سے لے کر 3650 میٹر تک بلند پہاڑ پائے جاتے ہیں یہ پہاڑی سلسلہ مغرب سے مشرق کی طرف ایک ڈھلوان بناتا ہے۔ جنوب میں ایک خوفناک صحرا پایا جاتا ہے جس کو ربع الخالی (Empty Quarter) کہتے ہیں یہ صحرا ملک کا 1/3 حصہ گھیرے ہوئے ہے۔ یہ صحرا ریت اور چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کا سمندر ہے جہاں سالہاسال تک بارش نہیں ہوتی۔ ملک کے شمال میں بھی ایک عظیم صحرا پایا جاتا ہے جو ربع الخالی سے دوسرے نمبر پر ہے اس کا نام نفد Nafud ہے یہ دونوں صحرا ریت کی ایک پٹی کے ذریعہ ملے ہوئے ہیں جس کو Dhana دھانہ کہتے ہیں۔ ملک کی صرف ایک فیصد زمین زیر کاشت ہے اور یہاں صرف گندم، جوار، انگور، کھجور اور سبزیاں کاشت ہوتی ہیں۔ سعودی عرب میں کوئی مستقل دریا یا جھیل نہیں ہے نہ ہی کوئی نہر ہے۔ چند عارضی نہریں ہیں جو صرف موسم برسات میں چلتی ہیں۔

موسم گرمیوں میں دن کے وقت درجہ حرارت عام طور پر 100 درجہ فارن ہائیٹ سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے البتہ رات کافی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ بارشیں بے قاعدہ ہوتی ہیں اور زراعت بہت پیچھے ہے جس کی وجہ پانی کی کمی ہے۔

سردیوں میں البتہ سردی بہت زیادہ شدید نہیں ہوتی۔

طرز معاشرت نئے شہر بڑی تیزی سے بن رہے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ان نئے شہروں کی تعمیر کے کام میں مصروف ہیں۔ کچھ لوگ دفتروں اور آئیل ریفائینریز میں کام کرتے ہیں بعض لوگ تیل کے کنوؤں، پائپ لائنوں اور صنعتی مراکز میں کام کرتے ہیں۔ کئی لاکھ مزدور اور غیر ملکی کاریگر یہاں کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ تمام لوگ یہاں صرف معاہدوں پر کام کرنے آتے ہیں انہیں ملک کی شہریت نہیں دی جاتی۔ اور یہ لوگ زیادہ لمبا عرصہ یہاں قیام بھی نہیں کر سکتے۔ جب معاہدہ ختم ہو جائے تو انہیں بہرحال ملک چھوڑنا ہوتا ہے۔

کسان روایتی انداز میں کھیتی باڑی کرتے تھے لیکن اب حکومت کے تعاون سے جدید آلات زراعت استعمال میں لا رہے ہیں۔ سمندر کے کنارے کئی جگہوں پر کھاری پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کرنے کے پلانٹ لگائے گئے ہیں تاکہ زراعت کے لئے زیادہ سے زیادہ میٹھا پانی میسر آ سکے۔ صرف 5% مقامی لوگ کسان ہیں۔ سعودی لوگ تقریباً تمام ہی مسلمان ہیں۔ ان کی قومی زبان عربی ہے۔

اب سعودی لوگ پرانے رسم و رواج کو تبدیل کر رہے ہیں اور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق خود کو جدید بنا رہے ہیں پھر بھی پرانی اقدار کو زندہ رکھا جا رہا ہے آج بھی عورتیں اپنے قریبی رشتہ دار کے علاوہ کسی سے بات چیت نہیں کر سکتیں نہ ہی بے پردہ بازار میں آ سکتی ہیں۔ شادیاں خاندان کے بزرگ طے کرتے ہیں۔ بدوؤں میں اب بھی رواج ہے کہ جس گھر میں قابل شادی لڑکی ہو اس گھر میں سیاہ جھنڈا لگایا جاتا ہے جو اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اس گھر میں لڑکی کا رشتہ موجود ہے۔

لوگ اب بھی عوامی مقامات پر روایتی عربی لباس پہن کر آتے ہیں۔ اور اسے پسند کرتے ہیں۔

تعلیم اور تمدن ابتدائی، پرائمری، سیکنڈری اور اعلیٰ تمام تعلیم مفت ہے حکومت تعلیم پر خاص زور دے رہی ہے اور بہت سے نئے سکول کھول رہی ہے۔ فی الحال ملک کی 85% آبادی پڑھی لکھی / خواندہ ہے لڑکیوں اور لڑکوں کے سکول علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مخلوط تعلیم ممنوع ہے۔ سکولوں میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

اس وقت ملک میں سات جدید ترین یونیورسٹیاں ہیں جن میں سے چند ایک انجینئرنگ اور ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے مخصوص ہیں باقی میں دینی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دو مشہور ترین یونیورسٹیاں شاہ سعود یونیورسٹی ریاض اور اسلامی یونیورسٹی مدینہ ہیں۔ حکومت کل قومی آمدنی کا 10% حصہ تعلیم پر خرچ کرتی ہے چنانچہ ہر یونیورسٹی طالب علم کو وظیفہ دیا جاتا ہے بہت سے طالب علم حکومت کے خرچ پر برطانیہ اور دیگر ممالک کی درسگاہوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔

شاعری۔ گھوڑ سواری اور گھوڑ دوڑ کے علاوہ باز کے ذریعہ شکار کرنا قدیم زمانے کی طرح آج بھی روایتی تفریحات ہیں اس کے علاوہ لوگ فٹ بال کھیلنے، ناول پڑھنے اور ٹیلی ویژن دیکھنے سے حظ اٹھاتے ہیں۔

شہر سب سے بڑا شہر ریاض ہے جو دارالحکومت بھی ہے یہ نجد کے مشرقی درمیانی حصہ میں ہے یہاں غیر ملکی سفارت خانے جدید عمارات اور حکومتی مرکزی دفاتر ہیں۔

مکہ اور مدینہ صوبہ حجاز میں واقع ہیں۔ مکہ بحر احمر سے 65 کلومیٹر دور ہے مکہ کی قریبی بندرگاہ جدہ ہے یہاں حج کے دنوں میں کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ خانہ کعبہ کا حج کرتے ہیں۔

مدینہ مکہ کے شمال میں واقع ہے مدینہ کو ینبوع کی بندرگاہ لگتی ہے۔

مشرقی صوبہ میں خلیج فارس کے ساتھ دو اور اہم شہر آباد ہیں جو Dammam دمام اور Dhahran دھاران ہیں۔ Dammam مشرقی صوبے کا دارالحکومت ہے۔ یہ دونوں شہر تیل کی پیداوار کے لئے مشہور ہیں۔ سعودی عرب کا تقریباً سارا تیل یہاں سے نکلتا ہے۔ Dammam بندرگاہ ہے جہاں سے ساری دنیا کو خاص طور امریکہ کو تیل برآمد کیا جاتا ہے۔

اب حکومت ینبوع اور Jubail میں نئے صنعتی مراکز قائم کر رہی ہے۔

طرز حکومت سعودی عرب میں آج بھی اٹھارویں صدی کی طرح شاہی طرز حکومت قائم ہے۔ گو حکومت نے طرز حکومت میں تبدیلیاں لانے کی کوشش کی ہے پھر بھی تمام اہم معاملات کے فیصلے شاہی خاندان کرتا ہے۔ ملک میں کوئی الیکشن نہیں ہوتا۔ کوئی سیاسی پارٹی نہیں۔ کوئی مقننہ نہیں ہے۔ ملک میں کوئی باقاعدہ آئین نہیں ہے نہ کوئی ایسا ادارہ ہے جو بادشاہ کے اختیارات کو کم کر سکے۔ عام طور پر فیصلے قاضی کرتے ہیں کابینہ بادشاہ کی مرضی سے تشکیل دی جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

مجھے اپنا سمجھتے ہیں ان سب سے میری عاجزانہ التماس ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اپنے گھروں میں بھی۔ اپنے گردوپیش۔ اپنے ماحول میں بھی اور صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں اور صبح کی نماز کی طرف دوبارہ واپس لوٹیں کیونکہ اگر یہ نماز ادا نہ کی تو حقیقت میں ان کی ساری زندگی جہنم کمانے میں صرف ہو رہی ہے۔ ان کو وہم ہے کہ یہ نیکیوں میں مبتلا ہیں۔ نیکیوں میں نہیں بدیوں میں مبتلا ہیں۔ شرک کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ کی بار بار نصیحتوں کو نظرانداز کرنے والے بنتے ہیں۔ پس اپنی صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 28-نومبر 1997ء)

معلومات

سوال: دنیا کا بلند ترین دارالحکومت کون سا ہے؟

جواب: لاپاز (بولیویا اونچائی 11910 فٹ)

سوال: براعظم ایشیاء کا سب سے چھوٹا ملک کون سا ہے؟

جواب: مالدیپ رقبہ صرف 115 مربع میل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31665 میں Kanda Sukanda ولد مکرم Wiyo پیشہ تجارت عمر 49 سال بیعت 1979ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-1-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 168 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/17000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Kanda Sukanda انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Syarief Hiduyat انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 U. Rahmat Syukur Maskawan انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31666 میں Ihat Muslihat بیوہ Oyo Sutaryo (Alm) پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت 1948ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 182 مربع میٹر مالیتی۔/30000000 روپے۔ اور حق مہر۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ihat Muslihat انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Dudi Rosadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Nana Sumarna انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31667 میں Mrs. Athiyyah زوجہ مکرم Basyiruddin St. Batuah پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 1/2 حصہ مکان برقبہ 200 مربع میٹ واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/26000000 روپے۔ 2۔ فرنیچر مالیتی۔/1000000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی مالیتی۔/500000 روپے۔ کل جائیداد۔/27500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Athiyyah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Basyiruddin St Batuah خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 Abdul Hayyi Yani پسر موصیہ۔

مسل نمبر 31668 میں Basyiruddin St. Batuah ولد Abdul Jalil پیشہ پنشنر عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 1/2 حصہ مکان برقبہ 200 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/26000000 روپے۔ 2۔ سوزکی کار ماڈل 1984ء مالیتی۔/4000000 روپے۔ 3۔ سپورٹ سائیکل مالیتی۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400000 روپے ماہوار بصورت سیلری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Basyiruddin St Batuah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Abdul Hayyi Yani پسر موصی گواہ شد نمبر 2 Abdul Karim پسر موصی۔

مسل نمبر 31669 میں عزیز احمد بھٹی ولد محمد علی بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ فلور ملز مع مکان و پلاٹ واقع بشیر آباد مالیتی۔/200000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع منصور کالونی ربوہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع میرپور خاص مالیتی۔/20000 روپے۔ 4۔ مویشی 5 عدد مالیتی۔ ۔۔۔ روپے۔ 5۔ نقد کیش۔/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز احمد بھٹی بمقام و P/O ناصر آباد فارم ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 محمد ابراہیم وصیت نمبر 21047 گواہ شد نمبر2 محمد علی بھٹی وصیت نمبر 6157۔

مسل نمبر 31670 میں بشریٰ رضوانہ عزیز زوجہ عزیز احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 50 گرام مالیتی۔/30000 روپے۔ 3۔ 3 شاخ بکریاں ایک راس گائے 3 شاخ بھیڑیں مالیتی۔/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ رضوانہ ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر1 عزیز احمد بھٹی مسل نمبر 31669 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد علی صاحب وصیت نمبر 6157۔

مسل نمبر 31671 میں امینہ بیگم بنت مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/6 دارالنصر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ اور زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/4500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امینہ بیگم 9/6 دارالنصر غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد ابراہیم بھامبڑی وصیت نمبر 5954 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد صابر 2/10 دارالنصر غربی الف ربوہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد محمود صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کی بیٹی عزیزہ عمرانہ سلطان عمر 1 سال کے سر کا فضل عمر ہسپتال میں اپریشن بدھ کو ہوا ہے بچی کمزور ہے اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے اور کامل طور پر صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ یہ بچی مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب خالد کی نواسی ہے۔

○ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد عارف صاحب کارکن جامعہ احمدیہ 2 ماہ سے بیمار ہیں اور گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں داخل ہیں شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

○ خاکسارہ نے اپنے بیٹے کا نام مبین احمد مبشر سے تبدیل کر کے حماد احمد مبین رکھ دیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

امتہ النصیر طاہرہ۔
علوم غربی ربوہ حال جرمنی

ولادت

○ مکرم حافظ لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-6-23 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام صہیب اسد رکھا گیا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے بچے کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ نقدی

○ گول بازار ربوہ میں۔/2500 روپے کہیں گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی کو ملیں تو مکرم طیب اعجاز دوالمیال معرفت منیر احمد ملک 227 دارالفتوح ربوہ یا صدر صاحب عمومی کو اطلاع کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

30-جون غروب آفتاب 7-21
یکم-جولائی طلوع آفتاب 5-04

عالمی خبریں

امریکہ اور چین کے سربراہان نے پاکستان اور بھارت کے درمیان اختلافات دور کرانے اور مفاہمت کرانے کے لئے سلامتی کونسل اور دوسرے اداروں کے ساتھ ملکر کام کرنے سے اتفاق کیا ہے۔ بیجنگ میں جاری ہونے والے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے مسئلہ کشمیر سمیت پاکستان اور بھارت کے تمام مسائل کے حل میں مدد دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے اپنے دورہ چین کے دوران چرچ میں عبادت کی جس کے بعد خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ چینی امریکی بھائی بھائی ہیں۔ امریکی صدر نے اہل خانہ کے ہمراہ دیوار چین اور قدیم چینی محلات کی سیر کی۔

بھارتی منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین اور وزیراعظم واجپائی کے قریبی مشیر جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن کو مستقل سرحد بنانے پر پاکستان سے مذاکرات کریں گے۔ پاکستان اور بھارت کے مذاکرات میں کسی تیسرے فریق کو ثالثی کی ضرورت نہیں۔

افغانستان میں داڑھی مونڈنے اور غیر شرعی لباس پہننے پر 40 افراد کو سزا دی گئی ہے۔ ان میں سے 13- افراد کو داڑھی مونڈنے اور 27 کو مغربی طرز کا غیر شرعی لباس پہننے پر کوڑے لگائے گئے۔

امریکہ کے شمالی علاقوں میں شدید بارشوں کے باعث زبردست سیلاب آگیا ہے۔

بھارتی فوج اور مجاہدین میں جگہ جگہ تصادم سے 13- بھارتی ہلاک اور 8 مجاہدین شہید ہوگئے ہیں۔

اسرائیلی حکومت نے بیت المقدس پر مکمل قبضہ کرنے کے لئے فلسطینیوں کے مکانات گرا دیئے ہیں۔ دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقہ میں یہودی بستیوں کی تعمیر جاری ہے۔ جہاں جہاں بھی صدیوں سے فلسطینیوں کی چھوٹی چھوٹی بستیاں ہیں وہاں بھی یہودی آباد کئے جا رہے ہیں۔ یہودیوں نے فلسطینیوں کے متعدد مکانات پر زبردستی قبضہ کرلیا اور کچھ کو گرا دیا۔

ترکی میں زلزلہ سے 115 افراد ہلاک اور 1000 زخمی ہوگئے ہیں کئی گھر اور عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ مرنے والوں کی تعداد میں اضافے کا خدشہ ہے۔

بین الاقوامی سروے رپورٹ کے مطابق انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرنے میں الجیریا نمبر لے گیا ہے۔ 6 سال کے دوران 80 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں لیبیا، شام، عراق اور چین بھی سرفہرست ہیں۔

بھارت میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت شدید داخلی انتشار کا شکار ہے۔

بھارت کے علاقہ راجستھان میں جوہری دھماکوں کے بعد وبائی امراض پھوٹ پڑی ہیں۔ درجنوں افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ جوہری دھماکوں کے اردگرد کے علاقوں میں لوگ جلدی اور سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ جسموں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ دھماکوں کے بعد علاقہ کا درجہ حرارت معمول سے بڑھ گیا ہے۔ شدید گرمی سے ہزاروں مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ بارشیں ہوئیں تو مزید تباہی پھیلادیں گی۔ فصلیں زہریلی ہو جائیں گی۔

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف کویت اور قطر کے دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی ایلچی جو جنوبی ایشیا کے دورہ پر ہیں اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ ان کے دورہ کا بنیادی مقصد پاکستان اور بھارت کے باہمی تنازعات کو حل کرنا ہے۔ بھارت نے ایلچی کو خوش آمدید کہنے سے انکار کردیا ہے۔

روپے کی قیمت میں ڈالر کے مقابلہ میں مزید 4ء23 فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ سٹیٹ بنک نے ڈالر کی قیمت 46 روپے مقرر کر دی ہے۔ برآمد کنندگان کو 46 روپے پانچ پیسے اور درآمد کنندگان کو 46 روپے 38 پیسے ملیں گے۔ اوپن مارکیٹ میں ڈالر 51 روپے تک پہنچ گیا ہے۔

لائن آف کنٹرول پر بھارتی فوج کی پاکستانی دیہات پر بلااشتعال فائرنگ اور گولہ باری کے نتیجہ میں عورتوں اور بچوں سمیت 16 افراد شہید ہوگئے ہیں۔ شہید ہونے والوں میں ایک ہی گھر کے 7 افراد شامل ہیں۔ جوابی کارروائی میں 30 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔ چند دنوں میں شہید ہونے والوں کی تعداد 22 ہوگئی ہے۔

نفاذ شریعت کانفرنس میں علماء نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت نے اسلام نافذ نہ کیا تو مقابلہ ہوگا۔ وفاقی شرعی عدالت کے اختیارات پر عائد پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ دینی جماعتوں کی رسہ کشی نے عوام کو مایوس کیا ہے۔ نفاذ شریعت کے معاملے میں صدر رفیق تارڑ ضامن بنے تھے۔ قرآن کا حکم ہے جو شریعت نافذ نہیں کریں گے۔ وہ ظالم اور کافر ہیں۔ تنظیم اسلامی کے زیراہتمام شریعت کانفرنس سے ڈاکٹر اسرار احمد، قاضی حسین احمد، عبدالستار نیازی، ساجد نقوی، ساجد میر اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔

کراچی میں امن وامان کیلئے آپریشن شروع کردیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں رینجرز کو اختیارات مل گئے ہیں۔ وزیر داخلہ شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سندھ حکومت سے کہہ دیا ہے کہ کراچی کے حالات چند دنوں میں بہتر بنائے بصورت دیگر وفاقی حکومت کسی بھی انتہائی اقدام سے گریز نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہاکہ کراچی میں دہشت گردی ختم کرنے کے لئے ایم کیوایم نے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

کراچی میں دہشت گردی اور فائرنگ کے واقعات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ کورنگی میں شدید فائرنگ ہوئی۔ متحارب گروپوں کے کارکنوں سمیت 4- افراد ہلاک ہوگئے۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت مجھے سابق وزیراعظم نہیں مجرم سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہاکہ حکومت عدالتوں میں بے شرمی سے حقائق توڑ مروڑ کر پیش کر رہی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

کراچی ڈیفنس سوسائٹی میں
بیت الرحمٰن سے دس منٹ پیدل کے فاصلہ پر ایک اعلیٰ کمرشل بلڈنگ میں تین 2، 3 دو بیڈروم BEDROOMS فلیٹ اور تین دوکانیں برائے فروخت ہیں۔ ہر یونٹ کی قیمت مصدقہ مارکیٹ ریٹ سے ایک لاکھ روپیہ کم۔
پتہ 540753

ربوہ میں دیسی گھی سے تیار کردہ مٹھائیوں کے مرکز . . .
احمد سویٹس اینڈ بیکرز کالج روڈ بالمقابل کینٹین جامعہ احمدیہ کا افتتاح ہو چکا ہے۔
☆خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا، پتیسہ اور حلوہ انجیر ☆ٹھنڈی رس، لاشی اور کھیر
☆جوس کارنر میں ہر قسم کے مشروبات اور ملک شیک ☆شادی بیاہ کے لئے اشیاء کی آرڈر پر تیاری
☆اعلیٰ معیار اور نہایت مناسب دام ☆صفائی کا خاص التزام ☆فیملیوں کے لئے پردہ کا معقول انتظام
A visit to **Ahmad Sweets** will change your taste for better......

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
300/- روپے
زدجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

سلور (ایلومینیم) کے برتن دیں سٹین لیس سٹیل کے برتن لیں
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
رہائش 212007 دوکان 211007

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ورائٹی
• آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی جانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لاسکتے ہیں۔
دوکان 212337
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

بیتم سیرون